بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ: اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔ (پارہ ۱۷ سورۂ حج، آیت ۳۷)

قربانی کی اہمیت کو سمجھئے!

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا محمد بشیر فاروقی بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مصنّف

مفتی محمد راشد القادری سلمہ البارِی

آزاد پبلشرز ۵۶. اُردو بازار کراچی
AZAD PUBLISHERS
PH : 32631839,32620178
E-mail : azadpublishers@gmail.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرور دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال ثواب کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّت مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب ---------- قربانی کی اہمیت کو سمجھئے!

بفیضانِ نظر ---------- علامہ مولانا محمد بشیر فاروقی مدظلہ العالی

مصنّف ---------- مفتی محمد راشد قادری سلمۂ الباری

کمپوزنگ ---------- سید سمیر حسین

ناشر ---------- آزاد پبلیشرز 56 اُردو بازار کراچی

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	عرضِ مصنف	04
02	قربانی کی تعریف	05
03	قربانی کے شرعی معنی ومفہوم	05
04	قربانی کرنے کا مقصد کیا ہے؟	05
05	قربانی کی ابتداء	06
06	(۸ذی الحجہ) یومِ ترویہ	06
07	(۹ذی الحجہ) یوم عرفہ	07
08	(۱۰ذی الحجہ) یوم نحر	07
09	اپنے عقیدے کی اصلاح بھی کر لیجئے	08
10	(۱۱،۱۲،۱۳ذی الحجہ) ایام تشریق	09
11	قربانی کا وقت	09
12	قربانی صرف تین دن تک کی جاسکتی ہے	10
13	چھوتھے دن قربانی بدعتِ سیئہ ہے	10
14	قربانی پچھلی امتوں پر بھی تھی	10
15	قربانی حکمِ باری تعالیٰ ہے	12
16	قربانی واجب ہے	12
17	قربانی کی اقسام	13
18	قربانی واجب ہونے کی شرائط	13
19	قربانی کے نصاب کی وضاحت	14
20	حاجت اصلیہ کون سی اشیاء ہیں اور کن پر قربانی واجب ہے	15
21	کیا یہ چیزیں آپ کی حاجت اصلیہ ہے	16
22	ہر صاحب نصاب مرد اور عورت پر قربانی واجب ہے	18
23	کیا عورتیں شرعی احکام کی مکلف نہیں۔۔۔!	18
24	قربانی کی دن سب سے محبوب عمل	19
25	قربانی کا اجر وثواب	19
26	قربانی آتش جہنم بچالے گی	20
27	کون عیدگاہ کے قریب نہ آئے؟	21
28	قربانیاں کیا ہیں	21
29	نمازِ عید سے پہلے قربانی نہیں ہوسکتی	21
30	عقیدے کی اصلاح	22
31	قربانی کا سنت طریقہ	23
32	قربانی کی بعد کی دُعا	24
33	اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کرنا سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے	25
34	ذبح میں چار رگیں کٹنی چاہیں	26
35	دورانِ ذبح مکمل گردن کاٹ دینا مکروہ ہے	26
36	اونٹ نحر کرنے کا طریقہ	26
37	اونٹ کی گردن تین جگہ سے کاٹنا خلاف سنت ہے	28
38	غریب امتیوں کی طرف سے قربانی	28
39	حضور اکرم ﷺ کی طرف سے قربانی باعث سعادت ہے	29
40	دوسروں کی طرف سے قربانی کرنے کے مسائل	29
41	بال، ناخن تراشنے کی فضیلت کی وضاحت	30
42	غریب شخص کس طرح قربانی کا ثواب پاسکتا ہے؟	31
43	قربانی کی جانور	31
44	قربانی کی جانوروں کی عمریں کتنی ہونی چاہیے	32
45	قربانی میں شرکاء کے مسائل	33
46	پورا گوشت صدقہ کرنے کی پانچ صورتیں	35
47	عقیقہ اور قربانی ایک ساتھ ہوسکتے ہیں	36
48	خصی بکرے کی قربانی افضل ہے	37
49	چار قسم کے جانوروں کی قربانی درست نہیں	37
50	دودانت کا ہونا ضروری نہیں	38
51	جانور خریدنے کے بعد عیب دار ہوجائے تو	39
52	اگر قربانی کا جانور مرجائے یا چوری ہوجائے تو	39
53	عیدگاہ میں قربانی سنت ہے	40
54	جانور کے پیٹ سے بچہ نکلا تو۔۔۔!	40
55	جانور کی کن چیزوں کا کھانا حرام، ممنوع اور مکروہ ہے	42
56	قربانی کے جانور کی کھال ورسی، ہار وغیرہ کا حکم	42
57	کھال قصائی کا بطورِ اُجرت نہ دی جائے	43
58	قربانی کی کھالوں کے تین بنیادی مصارف	43
59	قربانی کی کھال بیچنے کے تین اصول	44
60	اگر کھال بیچ کر کوئی چیز خریدنا چاہیں تو!	45
61	قربانی کی کھال کس کس کو دے سکتے ہیں	45
62	اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لئے پیغام	46
63	عید کے دن کے مستحبات	47
64	نمازِ عید کا طریقہ	48

عرضِ مصنّف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلعٰلمین اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت علامہ مولانا محمد بشیر فاروقی دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش تھی کہ ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ بالکل آسان انداز میں قربانی کے موضوع پر ہونا چاہیے جس میں قربانی کی فضیلت واہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کی جائے اور قربانی کن افراد پر واجب ہے اس کی شرائط ومسائل ذبح ونحر کا سنّت طریقہ بمعہ دعائے مسنونہ کے ساتھ ذکر کی جائیں اور ساتھ ہی وہ قربانی سے متعلق جتنے لوازمات ہیں ان کے اہم ترین مسائل بھی مختصراً ذکر کر دیئے جائیں تاکہ قربانی کا گلشن باغِ بہار کی طرح ہر رنگ وبُو اور ہر پھول وخوشبو سے مزیّن و معطر ہو جائے اور اے کاش! ہماری قربانیاں اس قابل ہو جائیں کہ ربّ تعالیٰ انھیں اپنی بارگاہ عالیہ میں مقبول ومنظور فرمالے۔

ہم نے فقط کوشش کی ہے کہ پڑھنے والے قاری کو قربانی کے مسائل میں کوئی تشنگی باقی نہ رہے اور وہ سنّت طریقے کے مطابق اپنی قربانیاں اپنے کریم پروردگار کے حضور پیش کریں اور اس فریضۂ خداوندی کو خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کریں۔

اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امّت مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابورضا محمد راشد القادری بن محمد حیات القادری سلمہٗ الباری

قربانی کی تعریف

قربانی کو عربی میں (اُضْحِیَّۃ) اور انگریزی میں (Sacrifice) کہتے ہیں اور حقیقت میں قربانی نام ہے: (اِرَاقَۃُ الدَّمِ لِوَجْہِ اللّٰہِ تَعَالیٰ)

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے (مخصوص جانور کا) خون بہانا۔

(تفسیر خازن، ج۴ ص۴۴۶)

قربانی کے شرعی معنیٰ ومفہوم

ذَبْحُ حَیَوَانٍ مَخْصُوصٍ بِنِیَّۃِ الْقُرْبَۃِ فِی وَقْتٍ مَخْصُوصٍ

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی نیت کے ساتھ ذبح کرنا قربانی ہے۔ (ردالمحتار، ج۲۶ ص۲۰۸)

اور کبھی اس جانور کو بھی اضحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔

قربانی کرنے کا مقصد کیا ہے؟

قربانی میں اصل قرب ہے چاہے وہ قربانی بدنی، جانی، مالی، وَقتی، یا پوری حَیاتی راہِ خدا میں وقف کرنے کی ہو اصل مقصود قربِ ذاتِ باریٔ تعالیٰ ہے جیسا کہ ربّ تعالیٰ عزّ وجلّ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا۔ (پارہ۸ سورۂ انعام، آیت۱۶۲)

Say you, 'Undoubtedly, my prayer, and my

sacrifices, and my living and my dying are all for Allah Who is the Lord of all the worlds.

اسی طرح جو جانور قربان کیا جارہا ہے مقصود صرف اللہ تعالیٰ کا قرب ہونا چاہیے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُهُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ ط

ترجمہ: اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔ (پارہ ۱۷ سورۂ حج، آیت ۳۷)

Neither their flesh reaches to Allah nor their blood, but your piety reaches Him.

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور شروطِ تقویٰ کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔

قربانی کی ابتداء

قربانی کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی لہٰذا قربانی کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت مبارکہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! یہ قربانیاں کیا ہیں فرمایا: کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (ابن ماجہ)

(۸ ذی الحجّہ) یومِ ترویہ

ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو یومِ ترویہ کہتے ہیں کیونکہ آٹھویں ذی الحجہ کی

شب کو ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا اور صبح ہونے پر اپنے خواب سے متعلق سوچا تھا کہ آیا یہ اللہ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے۔

(۹ ذی الحجّہ) یومِ عرفہ

اس ماہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ (یعنی پہچان کا دن) کہتے ہیں کیونکہ اس رات کو بھی ابراہیم علیہ السلام نے وہی خواب دیکھا تھا تو پہچان لیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اسی دن حج کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔

(۱۰ ذی الحجّہ) یومِ نحر

اس ماہ کی دس ۱۰ تاریخ کو یومِ نحر کہتے ہیں کیونکہ اس رات کو بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہی خواب دیکھا اور اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی رضامندی پا کر اس خواب کو پایا تکمیل تک پہنچایا اور اس آزمائش میں بھی کامیاب ہوئے علماء کرام فرماتے ہیں کہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو ربّ کی رضا میں اپنی طرف سے اپنے بیٹے کو بحکمِ خداوندی قربان کر ہی دیا تھا مگر یہ ربّ تعالیٰ کی منشاء تھی کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صدقے میں دنبہ قربان کروا دیا ارشاد فرمایا:

وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ

اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچا لیا۔

(پارہ ۲۳ الصّٰٓفّٰت، آیت ۱۰۷)

And We ransomed him with a great sacrifice.

اور ربّ تعالیٰ کو یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اپنے پیارے خلیل علیہ السلام کی اس

ادا کو آنے والوں کے لئے باقی رکھا اور ارشاد فرمایا:

وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ صلے

اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔

(پارہ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت، آیت ۱۰۸)

And We left a good name for him in later generations.

اب قیامت تک آنے والے مسلمان اس ادا کو ادا کرتے رہیں گے اور اپنی قربانیوں کے نذرانے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے رہیں گے۔

اپنے عقیدے کی اصلاح بھی کر لیجئے

قربانی کے اس واقعے سے معلوم ہوا کہ پیاروں کی یادگاروں کو قائم رکھنا اور رکھوانا ربّ تعالیٰ کا طریقہ ہے کیونکہ ربّ تعالیٰ کو اپنے پیارے بندے بڑے عزیز و محبوب ہیں خود بھی ان کی شان بیان فرماتا ہے اور ان کے ذکر کو پسند فرماتا ہے اور پھر ان کی یاد کو خود بھی قائم رکھتا ہے اور لوگوں کو قائم رکھنے کا حکم دیتا ہے اور خود ہی ارشاد فرماتا ہے:

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ

اور انہیں اللہ کے دن یاد دِلا۔ (پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم، آیت ۵)

And remind them of the day of Allah.

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: مقاتل کا قول ہے کہ ایّامُ اللہ سے وہ بڑے بڑے واقعات مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایّامُ اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی

اسرائیل کے لئے مَن وسلوٰی اتارنے کا دن، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن (خازن ومدارک ومفرداتِ راغب)

ان ایّامُ اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن سیدِ عالم ﷺ کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایّام میں واقعاتِ عظمیہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہوا ان کی یادگار قائم کرنا بھی تذکیر بایّامِ اللہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف، معراج شریف اور ذکرِ شہادت کے ایّام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہیے۔

(۱۱،۱۲،۱۳ ذی الحجّہ) ایّامِ تشریق

اس ماہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کے دنوں کو ایّام تشریق کہتے ہیں لہٰذا درمیان کے دو دن ایام نحر وایام تشریق دونوں ہیں۔ (درّ مختار)

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن دو راتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں۔ (دُرّ مختار)

جہاں نمازِ عید ہوتی ہے اس جگہ کے رہنے والے نمازِ عید سے پہلے قربانی نہیں کر سکتے۔

تکبیرِ تشریق

۹ نویں ذی الحجّہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد

جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

(تنویر الابصار ج ا ص ۷۸۴ تا ۷۸۷ وغیرہ)

قربانی صرف تین دن تک کی جاسکتی ہے

شمس الائمہ سرخسی حنفی لکھتے ہیں:

قربانی کا ادا کرنا صرف ایام نحر میں جائز ہے اور ہمارے نزدیک ایام نحر صرف تین دن ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام نحر تین دن ہیں ان میں پہلا دن افضل ہے اور جب تیسرے دن سورج غروب ہو جائے تو پھر اس کے بعد قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ قربانی ایام نحر کے ساتھ خاص ہے نہ کہ ایام تشریق کے ساتھ کیا تم نہیں دیکھتے کہ پہلے دن یعنی دس ذی الحجہ کو قربانی کرنا افضل ہے اور وہ یوم نحر ہے۔

(المبسوط، ج ۱۲ ص ۹، طبع دار المعرفہ، بیروت)

چوتھے دن قربانی بدعتِ سیئہ ہے

جمہور فقہاء کرام کا مذہب یہ ہے کہ قربانی صرف تین دن تک ہے۔ چوتھے دن کی اصل شریعت میں موجود نہیں چوتھے دن قربانی سنّت تو درکنار جائز تک نہیں بلکہ شریعت کے اصول کے مطابق بدعت سیئہ ہے۔

قربانی پچھلی اُمتوں پر بھی تھی

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ م بَهِيْمَةِ

الْاَنْعَامِ ط فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ط وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ

ترجمہ: اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور اے محبوب خوشی سنا دو ان تواضع والوں کو۔

(پارہ ۱۷ سورۂ حج، آیت ۳۴)

And for every nation, We appointed a sacrifice that they might mention the name of Allah over the mute quadrupeds that He has provided to them. But your God is one God, then submit to Him only and O beloved! Give glad tidings to the humble.

اس آیت کے تحت صدر الافاضل سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جس کو وضاحت کے ساتھ عرض کر رہا ہوں:۔

☆ جانور ذبح کرتے وقت اس پر نامِ خدا کا ذکر کرنا شرط ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک اُمّت کے لئے مقرر فرما دیا تھا کہ ربّ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے قربانی کریں۔

☆ تمام قربانیوں پر فقط اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔

☆ ہر عبادت اخلاص کے ساتھ کی جائے۔

☆ ہر حکم میں اس کی اطاعت کی جائے چاہے وہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

قربانی حکمِ باریٔ تعالیٰ ہے

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لئے باقی رکھی گئی اور قرآن کریم میں قربانی کرنے کا حکم دیا گیا:

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَالنُّحَرُ

تو تم اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (پارہ ۳۰ سورۂ کوثر، آیت ۲)

Therefore offer prayer for your Lord,

and do the sacrifice.

قربانی واجب ہے

مذکورہ آیت میں ربّ تعالیٰ نے (وَالنُّحَرُ) کہہ کر قربانی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا کیونکہ (وَالنُّحَرُ) امر کا صیغہ ہے اور یہ فقہ کا اصول ہے کہ جب مطلق امر ذکر کیا جائے تو اس سے وُجُوب مراد ہوتا ہے یعنی وہ کام کرنا ''واجب'' ہوتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ قربانی کرنا بھی (صاحبِ حیثیت پر) واجب ہے۔ (چند شرائط کے ساتھ جو آگے مذکور ہوں گی)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے احیا میں جو قربانی واجب ہے وہ صرف غنی پر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۵ ص ۲۹۲)

حدیث شریف میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ عَلَی کُلِّ اَھْل بَیْتٍ فِی کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَّۃً

اے لوگو! ہر سال ہر گھر والے پر ایک قربانی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ص ۲۸۷)

یعنی ہر وہ گھر والا فرد چاہے وہ مرد ہو یا عورت جو بھی صاحبِ نصاب ہے اس پر قربانی واجب ہے۔

قربانی کی اَقسام

قربانی کی دو اَقسام ہیں: (۱) واجب (۲) نفل

قربانی واجب ہونے کے لئے چند شرائط کا جاننا اشد ضروری ہے شرائط کو پڑھ کر غور کریں کہ اگر ساری شرائط آپ میں پائی جاتی ہیں تو آپ پر قربانی واجب ہے اور اگر ان شرائط میں سے ایک بھی شرط مفقود ہو تو اب قربانی واجب نہ رہی لیکن اگر پھر بھی قربانی کر دی ہے تو وہ نفل ہو گی۔

قربانی واجب ہونے کی شرائط

پہلی شرط: مسلمان ہونا

یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔

دوسری شرط: مقیم ہونا

یعنی مسافر پر واجب نہیں شرعی اعتبار سے مسافر وہ شخص ہے جو اپنے شہر کی حدود سے ساڑھے 57 میل (یعنی تقریباً ۹۲ کلو میٹر) کے سفر کے ارادے سے نکل گیا ہو اور پندرہ دنوں سے کم ٹھہرنے کی نیت کی ہو۔

تیسری شرط: مالکِ نصاب ہونا

یعنی جس شخص کے پاس ساڑھے سات تولہ: یعنی: 87.48 گرام سونا ہو، یا ساڑھے باون تولہ: یعنی 612.36 گرام چاندی ہو، یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کی رقم ہو چاہے وہ بانڈز، ڈیپازٹس بینک اکاؤنٹ میں بیلنس کی صورت

میں ہو یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر مالِ تجارت ہو یا اس شخص کے گھر یا دوکان وغیرہ میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر حاجتِ اصلیہ کے علاوہ سامان (۱۰ ذی الحجّہ کی صبح سے ۱۲ ذی الحجّہ کے غروب آفتاب تک موجود ہو) ایسے شخص پر قربانی واجب ہے۔

چوتھی شرط: بالغ ہونا

نابالغ پر قربانی واجب نہیں اگر چہ نابالغ کتنا ہی مالدار ہو اور نہ اس کی طرف سے اس کے باپ پر واجب ہے ظاہر الروایۃ کے مطابق اسی پر فتویٰ ہے۔ (درمختار)

شرعی اعتبار سے لڑکے کے بالغ ہونے کی عمر کم از کم ۱۲ سال اور لڑکی کی عمر کم از کم ۹ سال ہے۔

قربانی کے نصاب کی وضاحت

پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ قربانی کے نصاب کا تعلق صدقۂ فطر کے نصاب سے ہے یعنی جس شخص پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے۔

یہاں یہ سمجھنا مقصود ہے کہ زکوٰۃ کے نصاب میں چند شرائط زیادہ ہیں اور صدقۂ فطر کے نصاب میں کچھ شرائط کم ہیں لہٰذا قربانی کا حکم صدقۂ فطر کے نصاب کے اعتبار سے ہے۔

☆ جیسے زکوٰۃ میں نصاب پر سال گزرنا شرط ہے مگر قربانی میں سال گزرنا شرط نہیں ۔ لہٰذا اگر کوئی عید الاضحیٰ کی صبح صادق سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ کی غروبِ آفتاب تک صاحبِ نصاب ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔

☆ اسی طرح زکوٰۃ میں مال ایسا ہو جو بڑھنے والا ہو: جیسے سونا، چاندی

روپیہ، پیسہ وغیرہ لیکن صدقۂ فطر اور قربانی میں مال بڑھنے والے کی شرط نہیں لہٰذا جو مالکِ نصاب کی تعریف پیچھے مذکور ہوئی اس کے اعتبار ہوگا۔

حاجت اصلیہ کون سی اشیاء ہیں اور کن پر قربانی واجب ہے

صدرالشریعۃ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن چیزوں کی زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہے وہ حاجتِ اصلیہ کہلاتی ہیں۔

☆ جیسے رہنے کا مکان، جتنے حصّے میں وہ رہتا ہے اتنا حصّہ حاجتِ اصلیہ میں شامل ہے اگر مکان، دوکان، فلیٹ، پلاٹ، یا ان کا کوئی حصّہ (Portion) خالی ہوں یا کرائے وغیرہ پر دیئے ہوئے ہوں اوران کی رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو قربانی واجب ہے کیونکہ یہ حاجتِ اصلیہ سے زائد ہیں۔ایسا ہی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ میں فرمایا۔

☆ سردیوں، گرمیوں (شادی بیاہ، دیگر تقریبات) میں پہننے کے کپڑے حاجتِ اصلیہ میں ہیں مگر جو کپڑے پہننے ترک کر دیئے ہوں اگر ان کی قیمت زائد مال سے مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر پہنچ گئی تو قربانی واجب ہے۔

☆ خانہ داری کے سامان (برتن، ضرورت کے ڈیز سیٹ، فریج، واشنگ مشین، سلائی مشین، جوسر مشین اور دیگر ضروریات کی مشینیں وسامان وغیرہ) حاجتِ اصلیہ میں شامل ہیں۔

☆ سواری کے جانور (کاریں، موٹر سائیکل وغیرہ) حاجتِ اصلیہ میں ہیں لیکن جو گاڑی اور موٹر سائیکل استعمال میں نہ آتی ہو اوران کی قیمت زائد مال سے مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر پہنچ گئی تو قربانی واجب ہے۔

☆ آلات حرب، (جنگی سامان، جس کی ایک مجاہد یا سپاہی کو ضرورت پڑتی ہو وہ اس کی حاجت اصلیہ میں شامل ہیں لیکن اگر صرف سجانے کی غرض سے جیسا کہ آجکل لوگ (Show Piece) کے طور پر چیزیں رکھتے یا آویزاں کرتے ہیں اگران کی قیمت زائد مال سے مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر پہنچ گئی تو قربانی واجب ہے۔

فی زمانہ لوگ حفاظت تدابیر کے تحت اسلحہ رکھتے ہیں وہ ان کی حاجتِ اصلیہ میں شامل ہوگا۔

☆ پیشہ وروں کے اوزار (یعنی ہر فن کے پیشہ ور کے اپنی ضروریات کے اوزار حاجتِ اصلیہ میں شامل ہیں)

☆ اہل علم کے لئے حاجت کی کتابیں (جن کی ضرورت تحقیقی، تخریجی کام اور حوالہ جات دیکھنے کی صورت میں پڑھتی رہتی ہو) وہ حاجتِ اصلیہ میں شامل ہیں۔

☆ کھانے کے لئے غلہ (جیسا کہ بعض مسلمان پورے سال بھر کا راشن، گیہوں، چاول، دالوں کی بوریاں، ابتداء سال ہی میں لے آتے ہیں) یہ بھی حاجتِ اصلیہ میں شامل ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۵ ص ۱۵)

کیا یہ چیزیں آپ کی حاجتِ اصلیہ ہیں۔۔۔؟

T.v، ڈش اینٹینا، وی سی آر، فلموں، گانے باجوں کی آڈیو، وڈیو کیسٹس، یا سی ڈیز، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، وڈیو کیمرے، ٹیپ ریکارڈ، ڈیک، اسپیکر، ہیڈ فون، ریڈیو، ویڈیو اور کیمرے والے موبائل، MP3 یا MP4 وغیرہ، وغیرہ بندہ اس پر خود غور کرے کہ یہ چیزیں حقیقت میں ضروریات زندگی ہیں یا نہیں۔

غور اس طرح کریں کہ۔۔۔!

اگر کسی شخص نے مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز بھی گناہ کے ارادے، مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے اور دیگر ناجائز و حرام مقاصد و غیر شرعی امور میں استعمال کے لیے خریدی تو وہ اسکی حاجت اصلیہ میں داخل نہیں۔

کیونکہ شریعت کا اصول ہے: جن چیزوں کی زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہو وہ حاجتِ اصلیہ کہلاتی ہیں اس کے علاوہ دیگر چیزیں حاجتِ اصلیہ میں داخل نہیں۔

جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: غیر اہلِ علم کے پاس کتابیں حاجتِ اصلیہ میں داخل نہیں۔

اسی طرح جوہرہ کے حوالے سے لکھا ہے: غیر حافظ کے پاس قرآن کے ایک سے زائد نسخے حاجت اصلیہ میں شامل نہیں۔ (درمختار معہٗ ردالمحتار، ج۲ ص۱۱)

لہٰذا اگر زائد نسخوں اور ان کتابوں کی قیمت دیگر چیزوں کے ساتھ مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہوگئی تو اس پر قربانی واجب ہوگی اور وہ شخص زکوٰۃ و صدقات لینے کا مستحق بھی نہیں ایسے کو زکوٰۃ، فطرہ، صدقات و خیرات دینا ناجائز و حرام ہے۔

ان دو مسائل کو بغور پڑھنے سے باخوبی یہ مسئلہ سمجھ میں آ گیا کہ جب جائز چیزیں بھی حاجت سے زائد ہوں اور نصاب کو پہنچ جائیں تو شرعی احکام لاگو ہوں گے تو پھر جو چیزیں حاجت میں بھی نہ ہوں اور معاذ اللہ ان سے مقصود صرف گناہوں کے کام ہوں تو پھر وہ بدرجہ اولیٰ حاجت اصلیہ میں شامل نہیں ہوسکتیں۔

اور اگر یہی چیزیں اچھی نیت کے ساتھ لی گئی ہوں یعنی حصولِ علم دین، تلاوت، نعتیں، مذہبی بیانات سننے، یا اپنی دینی و دنیاوی جائز مفاد (جیسی آفس ورک وغیرہ) کی

غرض سے لیا ہے تو اسکی حاجت اصلیہ میں داخل ہیں جیسا کہ اہلِ علم کے لیے کتابیں انکی حاجتِ اصلیہ میں داخل ہیں۔ (درمختار معہٗ ردالمحتار، ج ۲ ص ۱۱)

ہر صاحبِ نصاب مرد اور عورت پر قربانی واجب ہے

(صاحبِ نصاب کی تعریف پیچھے گزر چکی ہے) جو مرد و عورت صاحبِ نصاب ہو جائیں ان پر قربانی واجب ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۵ ص ۲۹۲)

کیا عورتیں شرعی احکام کی مکلّف نہیں۔۔۔؟

عموماً عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ہم تو کماتے نہیں ہیں ہم پر زکوٰۃ یا قربانی واجب نہیں یاد رکھیں! قربانی واجب ہونے کا تعلق کمانے سے نہیں بلکہ نصاب سے ہے لہٰذا جس عورت کے پاس نصاب پایا گیا تو اس پر قربانی اسی طرح واجب ہے جس طرح مردوں پر واجب ہے۔ (درمختار، مفہوماً)

سونا اور چاندی چاہے وہ استعمال میں ہوں یا نہ ہوں یا کبھی کبھی شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں پہننے کے لئے رکھا ہو یا حج وعمرہ کی سعادت پانے یا بچیوں کی شادی، جہیز وغیرہ کے لئے اٹھا کر رکھا ہو اگر وہ نصاب کو پہنچ جائے تو ہر سال اس کی زکوٰۃ نکالنا فرض ہے اور ایسے شخص پر صدقۂ فطر اور قربانی بھی واجب ہے۔

سمجھانے کی غرض سے چار صورتیں پیش کی جارہی ہیں اس میں سے کوئی بھی ایک صورت پا گئی تو قربانی واجب ہوگی۔

(۱) جس شخص کے پاس ایک جنس صرف سونا ہو وہ بھی کم از کم ساڑھے سات تولہ: یعنی: 87.48 گرام تو اس پر قربانی واجب ہے۔

(۲) جس شخص کے پاس کم از کم ساڑھے باون تولہ چاندی :یعنی 612.36 گرام چاندی یااس کے مساوی قیمت ہوتواس پرقربانی واجب ہے۔

(۳) جس شخص کے پاس کچھ سونااور کچھ چاندی ہوتو دونوں کوملا کراگراس کی رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہوگئی تواس پر بھی قربانی واجب ہے۔

(۴) جس شخص کے پاس کچھ سونا چاندی ، کچھ نقد رقم ، بانڈز ،ڈیپازٹس، بینک اکاؤنٹ ، مالِ تجارت ، حاجتِ اصلیہ کے علاوہ فالتو سامان وغیرہ ہوں تو اگران سب کوملا کراس کی رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہوگئی تواس پر قربانی واجب ہوگی۔

قربانی کے دن سب سے محبوب عمل

حضرت اُمُّ المومنین عائشہ صدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضوراقدس ﷺ نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبولیت میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو۔ (جامع ترمذی، ج ۳ ص ۱۶۲)

قربانی کا اجروثواب

حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قربانی اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیاں بھاری ہوں گی۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۱ ص ۶۵۴)

حضرت مولانا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر اس کے لئے سواری بنے گی جس کے ذریعہ یہ شخص بآسانی پل صراط سے گزرے گا اور اس (جانور) کا عُضْو قربانی پیش کرنے والے کے ہر عُضْو کا فِدیہ بنے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۳ ص ۵۷۴)

قربانی آتشِ جہنّم بچالے گی

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا: جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔ (طبرانی)

سب سے پیاری رقم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رقم عید کے دن قربانی میں خرچ کی گئی اس سے زیادہ کوئی رقم پیاری نہیں۔ (طبرانی)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ایّام النحر میں قربانی کرنا اتنی رقم صدقہ کرنے سے افضل ہے اس کی دو وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ: کیونکہ قربانی واجب ہے اور صدقہ نَفل ہے لہٰذا قربانی افضل ہوئی۔

دوسری وجہ: قربانی کرنا اس کی قیمت کے صدقہ سے افضل ہے کیونکہ قربانی میں دونوں قربتیں حاصل ہوتی ہیں خون بہاؤ اور صدقہ بھی جبکہ دو قربتوں کو جمع کرنا افضل ہے۔ (العنایہ، ج ۸ ص ۴۳۲)